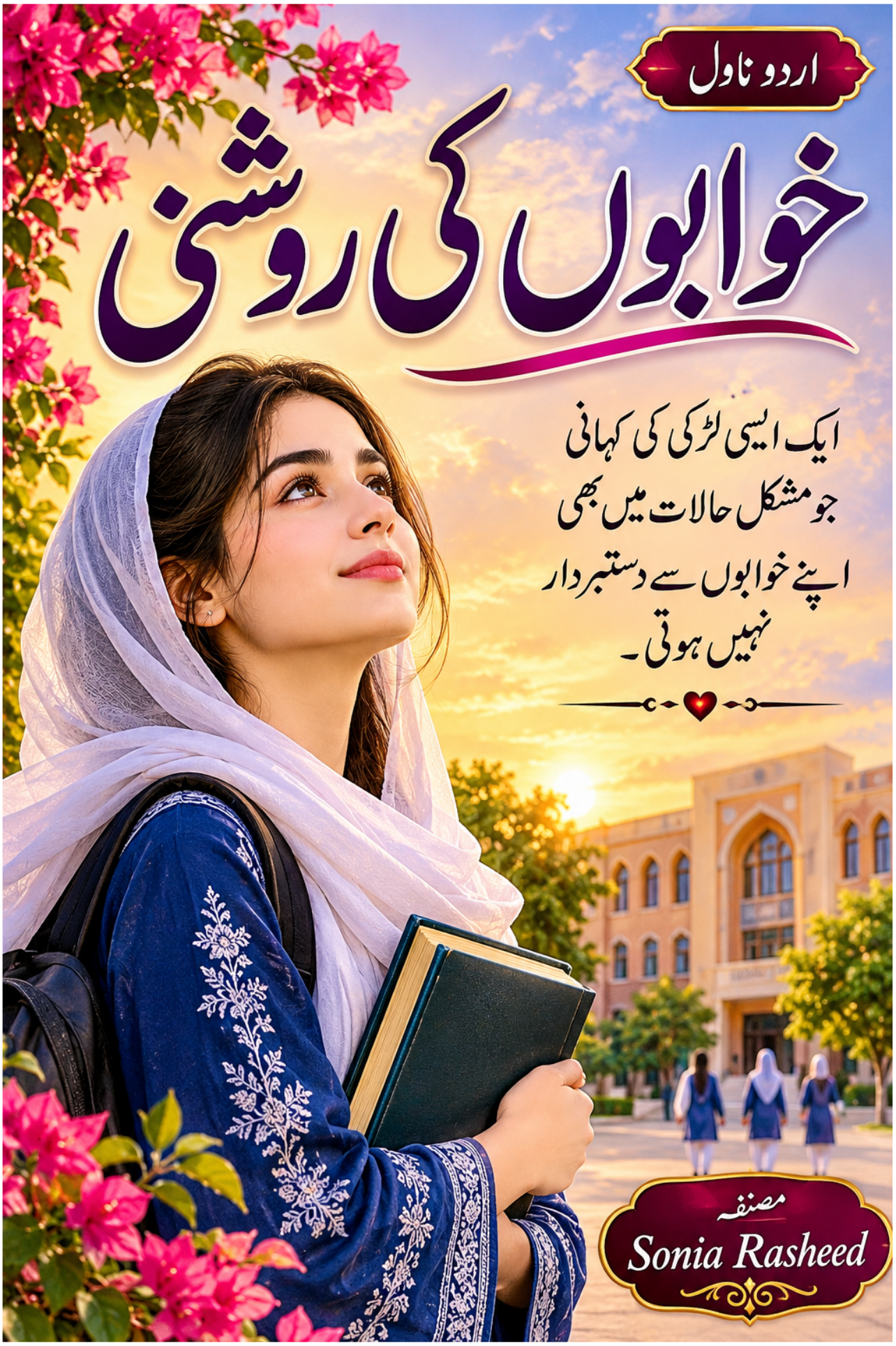
Preview (1 / 10) - ketabton.com



Preview (2 / 10) - ketabton.com

خوابوں کی روشنی

ایک اردو ناول

مصنفہ

Sonia Rasheed

ابتدائی مسودہ

اس نسخے میں پہلے دس ابواب شامل ہیں۔

Preview (3 / 10) - ketabton.com

باب اول: ایک نیا خواب

رات کے گیارہ بج چکے تھے۔ گاؤں کی گلیوں میں خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ دور کہیں کتے بھونک رہے تھے اور آسمان پر چاند بادلوں کے پیچھے چھپتا دکھائی دے رہا تھا۔

ایک چھوٹے سے کمرے میں مریم اپنی پرانی کتاب کھولے بیٹھی تھی۔ اس کے سامنے میز پر ایک جلتا ہوا بلب، چند پنسلیں اور ایک پرانی ڈائری رکھی تھی۔

مریم نے کتاب بند کی اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔ “کیا میرے خواب کبھی پورے ہوں گے؟” یہ سوال وہ ہر رات خود سے کرتی تھی۔

مریم ایک غریب گھرانے سے تعلق رکھتی تھی۔ اس کے والد ایک چھوٹی سی دکان پر کام کرتے تھے اور والدہ گھر میں سلائی کر کے کچھ پیسے کما لیتی تھیں۔ گھر میں تین بچے تھے، جن میں مریم سب سے بڑی تھی۔

اس کے والدین چاہتے تھے کہ وہ پڑھ لکھ کر ایک اچھی زندگی گزارے، لیکن گھر کے حالات اکثر اس کے خوابوں کے راستے میں رکاوٹ بن جاتے تھے۔ کبھی کتابیں خریدنے کے پیسے نہیں ہوتے، کبھی بجلی کا بل ادا کرنا مشکل ہو جاتا اور کبھی گھر کے اخراجات پورے کرنے کے لیے مریم کو اپنی پڑھائی کے بعد والدہ کا ہاتھ بٹانا پڑتا۔

اس کے باوجود مریم نے کبھی ہمت نہیں ہاری۔ وہ اپنی ڈائری میں روز ایک جملہ لکھتی تھی: “ایک دن میں ضرور کامیاب ہوں گی۔”

ketabton.com

Preview (4 / 10) - ketabton.com

باب دوم: شہر کی پہلی صبح

مریم ساری رات خوشی اور پریشانی کے درمیان جاگتی رہی۔ کبھی اسے اپنے خواب پورے ہوتے دکھائی دیتے اور کبھی گھر سے دور جانے کا خیال اسے اداس کر دیتا۔

صبح اس نے والدہ سے پوچھا، “امی، اگر میں شہر چلی گئی تو آپ کا کام کون کرے گا؟” والدہ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا، “بیٹا، تمہیں پڑھنا ہے، آگے بڑھنا ہے۔ ہم سب تمہارے ساتھ ہیں۔”

اسی دن اس کے والد دکان سے واپس آئے تو ان کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا تھیلا تھا۔ اس میں ایک نئی ڈائری اور قلم تھا۔ والد نے کہا، “اب تم اپنے شہر کے تجربات اس ڈائری میں لکھا کرنا۔”

چند دن بعد مریم شہر جانے کے لیے تیار ہو گئی۔ اس کے پاس ایک چھوٹا سا بیگ تھا جس میں چند کپڑے، کتابیں اور والد کی دی ہوئی ڈائری رکھی تھی۔ بس میں بیٹھ کر اس نے والدہ کو ہاتھ ہلایا اور دعا کی: “یا اللہ! میری محنت کو کامیابی عطا فرما۔”

شہر پہنچ کر مریم اپنے تعلیمی ادارے گئی۔ وہاں بہت سے طالب علم موجود تھے۔ ایک خوش مزاج لڑکی نے اس سے پوچھا، “کیا آپ بھی نئی طالبہ ہیں؟” اس کا نام عائشہ تھا۔

عائشہ شہر میں رہتی تھی۔ دونوں کی بات چیت شروع ہوئی اور جلد ہی ان میں دوستی ہو گئی۔ مریم کو پہلی بار محسوس ہوا کہ شاید شہر اتنا اجنبی نہیں جتنا وہ سمجھ رہی تھی۔

Preview (5 / 10) - ketabton.com

باب سوم: ایک مشکل فیصلہ

مریم ساری رات پریشان رہی۔ صبح ہوتے ہی اس نے اپنے والد کو فون کیا۔ والد نے بتایا کہ والدہ اب کچھ بہتر ہیں اور ڈاکٹر نے دوائیں دی ہیں۔

مریم نے کہا، "ابو، میرا دل چاہتا ہے کہ میں واپس آ جاؤں۔" والد نے نرمی سے جواب دیا، "بیٹا، تمہاری والدہ بھی یہی چاہتی ہیں کہ تم اپنی تعلیم مکمل کرو۔ تمہارا وظیفہ بھی اہم ہے۔"

مریم کے لیے یہ فیصلہ آسان نہیں تھا۔ ایک طرف اس کی والدہ کی محبت تھی اور دوسری طرف اس کے خواب۔ اس نے عائشہ کو ساری بات بتائی۔

عائشہ نے اسے حوصلہ دیا کہ وہ والدہ سے فون پر بات کرتی رہے اور ضرورت پڑنے پر دونوں مل کر کوئی راستہ نکالیں گی۔ مریم کو پہلی بار محسوس ہوا کہ مشکل وقت میں ایک اچھا دوست کتنی بڑی نعمت ہوتا ہے۔

Preview (6 / 10) - ketabton.com

باب چہارم: پہلی کامیابی

کالج میں مریم کی پہلی کلاس شروع ہوئی تو وہ بہت گھبرائی ہوئی تھی۔ استاد نے تمام طالب علموں سے اپنا تعارف کروانے کو کہا۔

مریم نے بتایا کہ وہ ایک چھوٹے سے گاؤں سے آئی ہے، اسے پڑھنے کا شوق ہے اور وہ مستقبل میں ایک اچھی استاد بننا چاہتی ہے۔ استاد نے اسے اپنے خواب کو یاد رکھنے کا مشورہ دیا۔

کلاس کے بعد استاد نے مریم کو بتایا کہ اس کی تحریر اچھی ہے اور اسے مضمون نویسی کے مقابلے میں حصہ لینا چاہیے۔ مریم نے اس مشورے کو قبول کر لیا۔

وہ کئی دن محنت سے مضمون لکھنے کی مشق کرتی رہی۔ مقابلے کے نتائج آئے تو مریم نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ اس نے فوراً والد کو فون کر کے خوش خبری سنائی۔

والد نے کہا، “مجھے تم پر فخر ہے، بیٹا۔” مریم کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو آ گئے۔ اس نے ڈائری میں لکھا کہ چھوٹے قدم بھی انسان کو بڑی منزل تک پہنچا سکتے ہیں۔

Preview (7 / 10) - ketabton.com

باب پنجم: ایک نئی ذمہ داری

مریم کی کامیابی کے بعد کالج کے استاد نے اسے نئے آنے والے طالب علموں کی لائبریری میں مدد کرنے کی ذمہ داری دی۔

وہاں اس کی ملاقات حارث نامی طالب علم سے ہوئی۔ حارث خاموش طبیعت کا تھا اور اکثر لائبریری میں کتابیں پڑھتا رہتا تھا۔ ایک دن مریم نے اسے انگریزی ادب کی کتاب تلاش کرنے میں مدد دی۔

حارث نے بتایا کہ اس کے والد مزدور ہیں اور وہ اپنی تعلیم کے اخراجات پورے کرنے کے لیے شام کو ایک دکان پر کام کرتا ہے۔ مریم کو اس کی جدوجہد اپنی جدوجہد جیسی محسوس ہوئی۔

حارث نے کہا، “اگر ہم جیسے لوگ ہمت ہار جائیں تو ہمارے خواب کون پورے کرے گا؟” مریم نے جواب دیا، “شاید اسی لیے ہمیں ہمت نہیں ہارنی چاہیے۔”

Preview (8 / 10) - ketabton.com

باب ششم: ایک نیا امتحان

مریم کی پڑھائی اچھی چل رہی تھی کہ اسے گھر سے خط موصول ہوا۔ والد نے لکھا کہ چھوٹے بھائی کی طبیعت خراب ہے اور گھر کے حالات بھی کچھ ٹھیک نہیں۔

مریم پریشان ہو گئی۔ اس کے پاس وظیفے کے علاوہ کوئی آمدنی نہیں تھی۔ اس نے اپنے استاد سے پوچھا کہ کیا وہ پڑھائی کے ساتھ کوئی کام کر سکتی ہے۔

استاد نے مشورہ دیا کہ وہ چھوٹے بچوں کو ٹیوشن پڑھا سکتی ہے۔ مریم نے کالج کے قریب ایک گھر میں دو بچوں کو پڑھانا شروع کر دیا۔

جب اس نے اپنی پہلی کمائی میں سے کچھ پیسے والد کو بھیجے تو اسے بہت خوشی ہوئی۔ والد نے کہا، “بیٹا، تم نے ہمیں بہت خوش کر دیا۔” مریم نے جواب دیا، “ابو، یہ تو ابھی آغاز ہے۔”

Preview (9 / 10) - ketabton.com

باب ہفتم: خوابوں کی قیمت

مریم اب اپنی پڑھائی، ٹیوشن اور گھر کی ذمہ داریوں کے درمیان توازن قائم کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ کالج میں اہم امتحان کا اعلان ہوا جس کے نتائج کی بنیاد پر اگلے سال کے وظیفے کا فیصلہ ہونا تھا۔

وہ صبح کالج جاتی، دوپہر کو بچوں کو پڑھاتی اور رات کو اپنی کتابیں کھول کر بیٹھ جاتی۔ تھکن کے باوجود وہ خود کو یاد دلاتی کہ اسے اپنے والدین سے کیا ہوا وعدہ پورا کرنا ہے۔

امتحان کے نتائج آئے تو مریم نے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ استاد نے اسے مبارک باد دی اور کہا کہ اس نے ثابت کر دیا ہے کہ محنت ضائع نہیں ہوتی۔

اسی دوران اسے معلوم ہوا کہ والد کو دکان پر اکیلے کام کرنا پڑ رہا ہے۔ مریم نے ڈائری میں لکھا: “کامیابی یہ بھی ہے کہ انسان مشکلات کے باوجود اپنا سفر جاری رکھے۔”

Preview (10 / 10) - ketabton.com

باب ہشتم: ایک غیر متوقع موقع

کالج میں سالانہ تقریب کا اعلان ہوا۔ مریم کو مضمون نویسی کے مقابلے میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے پر انعام دیا جانا تھا۔

تقریب میں اسے انعام کے ساتھ ایک لفافہ بھی دیا گیا۔ اس میں خط تھا کہ ایک تعلیمی ادارہ اسے مزید تعلیم کے لیے خصوصی وظیفہ دینا چاہتا ہے۔

مریم کو یقین نہیں آیا۔ اس نے درخواست دینے کا فیصلہ کیا، مگر اس کے لیے والد کی آمدنی کا سرٹیفکیٹ سمیت کچھ ضروری کاغذات درکار تھے۔

اس نے والد کو فون کیا۔ والد نے یقین دلایا کہ وہ کاغذات تیار کروا دیں گے۔ مریم نے ڈائری میں لکھا: “کبھی کبھی زندگی ایک دروازہ بند کرتی ہے تو دوسرا کھول دیتی ہے۔”

PREVIEW

You've reached the end of the preview.

Purchase the full book to continue reading.

Buy this book - ketabton.com

https://ketabton.com/books/FkccBYC3qeA

Preview on ketabton.com. Rights remain with the author or publisher.